



سوال

(939) کیا امام اور جماعت کی موجودگی کے بغیر کوئی دوسرا طریقہ صحیح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک بزرگ ہیں جن کا تقویٰ یقیناً شک و شبہ سے بالاسے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت پاکستان میں یا کہیں بھی کسی دوسرے ملک میں جماعت اہل حدیث موجود نہیں ہے صرف افراد اہل حدیث ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنی بھی اہل حدیث تنظیمیں کام کر رہی ہیں وہ تمام فرقے ہیں اور جماعت کوئی بھی نہیں۔ وہ ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں: ((اِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً وَاِمَامًا فَاعْتَمِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا)) تو کیا مروجہ تنظیمیں فرقے ہیں؟ اور ان میں سے کسی کے بھی ساتھ مل کر کام کرنا درست ہے یا نہیں؟

کیا امام اور جماعت کی موجودگی کے بغیر کوئی دوسرا طریقہ کام کرنے کا ہے جو اب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عبدالحمد نورشید، تحصیل سمندری، ضلع فیصل آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پہنچو۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ہی ان کا کوئی امام ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَاعْتَمِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا)) ان تمام گروہوں سے الگ رہ۔¹

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گروہوں سے الگ رہنے کا حکم دیا ہے دین، اسلام، قرآن و سنت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری سے الگ رہنے کا حکم نہیں دیا۔ خواہ ان چیزوں کی پابندی اکیلے کر لے خواہ کسی گروہ کے ساتھ مل کر۔ احکام اسلام کی پابندی بہر حال لازم ہے۔ ہاں ان چیزوں میں جن سے کسی گروہ کی گروہی حیثیت نکھرتی ہو ان چیزوں میں کسی گروہ کا ساتھ نہ دے۔ مثلاً ایک گروہ نماز پڑھتا، روزہ رکھتا، زکوٰۃ دیتا اور حج کرتا ہے تو گروہ سے الگ رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان ارکان کو ہی چھوڑ دیں۔ واللہ اعلم ۱۳۲۲ھ، ۸۰۷ھ

1 صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل



جلد 02 ص 855

محدث فتویٰ